لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

(قرآن حکیم)

قادیانی نبی

جس میں

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی
والہامات واقوال کی اصلی حقیقت آشکارا
کی گئی ہے

مطبوعہ آرمی پریس شملہ

طبع اول .... قیمت ۳

کتاب ہذا مولف سے مکان نمبر ۲۳ - کشمیری محلہ شملہ کے پتہ پر مل سکتی ہے -

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس رسالہ کی اشاعت کی غرض و غایت اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہر شخص بیک نگاہ دیکھ سکے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اقوال والہامات وغیرہ آپس میں کس قدر متضاد ہیں۔ اور اسے قادیانی لٹریچر کی چھان بین میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ جس شخص کا کلام جسے وہ خدا کی طرف منسوب کر کے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے آپس میں متضاد ہو تو وہ قرآن حکیم کے فرمان کے مطابق صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ (ترجمہ) کیا یہ لوگ قرآن کے مطالب پر غور نہیں کرتے کہ کہیں سرِ مو فرق نہیں اور اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کے پاس سے آیا ہوتا تو ضرور اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔ پس ہم کو اسی اصول پر مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کو پرکھنا چاہیے اور اس بحث میں نہ پڑنا چاہیے کہ رسول کریمؐ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے یا کھلا ہے۔ اور انبیاء آسکتے ہیں یا نہیں۔ یا صادقین کی کیا شناخت ہے کیونکہ یہ سعی لاحاصل ہوگی اور اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلیگا۔ جس شخص کے

اقوال کا کچھ اعتبار نہ ہو - آج ایک بات کہے کل عین اس کے برخلاف - کیا وہ بھی خدا کا فرستادہ ہو سکتا ہے - اور کیا کوئی شخص ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے اس کو مرسلین و صادقین میں سے سمجھ سکتا ہے - یہ ایک ایسی سیدھی بات ہے جو ہر ایک کے فہم میں آسکتی ہے - اور اس کے سمجھنے کے لئے کسی منطق و فلسفہ کی ضرورت نہیں -

اس رسالہ میں ہم نے مرزا صاحب کے وہ اقوال بھی جمع کر دئے ہیں جہاں انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توہین کی ہے - علانیہ جھوٹ بولا ہے - اپنے تئیں دوسرے انبیاء سے افضل قرار دیا ہے - اور دیگر خلاف شریعت باتوں کا اظہار کیا ہے - خدا کرے یہ مختصر رسالہ گمراہوں کے لئے موجب ہدایت ہو - وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ - اِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْم -

خاکسار

لیاقت اللہ خاں

شملہ - مئی سنہ ۱۹۲۶ء

مطابق شوال المکرم سنہ ۱۳۴۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس شخص کے کلام میں تضاد ہو قرآن حکیم کے فرمان کے مطابق وہ اس قابل نہیں رہتا کہ اسے خدا کا فرستادہ سمجھا جاوے۔ ہمارے اس بیان کی تائید خود مرزا صاحب بھی فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "ست بچن" کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں:۔

"ظاہر ہے ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق"

اب اسی اصول پر مرزا صاحب کے دعاوی و الہامات و اقوال کو جانچنا چاہیئے۔ کہ وہ کہاں تک درست ہیں۔ ہم اِن کو نمبروار لیتے ہیں۔

مہدی ہونیکا دعوی

وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنیوالا تقدیر الہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔ (تذکرۃ الشہادتین صہ ۲)

مہدی ہونے سے انکار

میرا یہ دعوے نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمہ و من عترتی وغیرہ ہے۔ بلکہ میرا دعوے تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ

میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں
میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں
ہیں۔ تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح
نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث
میں ایسا افتراء نہیں ہوا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۵)

عیسٰی علیہ السلام کے نزول ثانی کا اقرار

جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار اور آفاق میں پھیل جاوے گا۔ (براہین احمدیہ ص۴۹۸)

حضرت مسیح جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُترینگے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دینگے اور کج و ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (براہین احمدیہ ص۵۰۴)

عیسٰی علیہ السلام کی وفات کا اقرار

اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسٰی ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور سری نگر کشمیر محلہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔ خدا تعالٰے نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانیکی خبر دی ہے۔ (کشتیِ نوح ص۱۵)

تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہوگئے۔ (کشتیِ نوح ص۶۰)

مسیح موعود ہونے کا دعوی

میرا یہ دعوٰے ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالٰی کی

تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں۔ کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ (تحفۂ گولڑیہ صفحہ ۱۹۵)

پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آگیا اور آج وہ وعدہ پورا ہوگیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ازالۂ اوہام جلد اول صفحہ ۱۷۰)

مسیح موعود ہونے سے انکار

اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ میں مثیل مسیح ہوں (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۹۰)

مرزا صاحب کے سوا اور کوئی مسیح نہیں آسکتا

میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ (خطبۂ الہامیہ صفحہ ۱۵۸)

مرزا صاحب کے سوا اور مسیح بھی آسکتا ہے

اِس بیان کی رو سے ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجاوے۔ جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اِس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا بلکہ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۸۳)

اِس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعوے نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آیندہ کوئی مسیح نہیں آئیگا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ

مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول دمشق میں ہی نازل ہو۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صـ۱۳۲)

حضرت مسیح پر جزوی فضیلت کا دعوی

اِس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جُزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور تمام اہل معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں۔ (تریاق القلوب صـ۱۵۷ و صـ۱۵۸)

یہ تو ظاہر ہے کہ اس مسیح کو اِسرائیلی مسیح پر ایک جُزوی فضیلت حاصل ہے۔ (ازالہ اوہام صـ۶۸۹)

حضرت مسیح پر کلی فضیلت کا دعوی

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء صـ۱۳ و حقیقۃ الوحی صـ۱۴۸)

مسیح موعود نبی نہ ہوگا

وہ ابن مریم جو آنیوالہ ہے کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ فقط امتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا اور حقیقت میں ابتدا سے یہی مقرر ہے کہ مسیح اپنے وقت کا مجدد ہوگا۔ (ازالہ اوہام جلد اول صـ۱۲۰ و صـ۲۵)

مسیح موعود نبی ہوگا

جس آنیوالے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اسی کا ان ہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی (حقیقۃ الوحی صـ۲۹)

مسیح موعود رسول ہو گا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

مسیح موعود کا ماننا جزو ایمان نہیں

مابہ النزاع حیات مسیح اور وفات مسیح ہے۔ اور مسیح موعود کا دعوے اس مسئلہ کی درحقیقت ایک فرع ہے اور اس دعوے سے مراد کوئی عملی انقلاب نہیں اور نہ اسلامی اعتقادات پر اس کا کچھ مخالفانہ اثر ہے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳۹)

اول تو یہ جاننا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۶۰)

مسیح موعود کا ماننا ایمان میں داخل ہے

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانے میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئیگا اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔ اب جو شخص خدا اور اس کے رسول کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور

عمداً خدا کی نشانیوں کو رد کرتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی سرے سے قبول کرتا ہے اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا اس کا پہلا ایمان بھی قائم نہیں رہیگا۔ (البدر۔ یکم فروری ۱۹۰۴ء)

محدثیت کا دعوےٰ

میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفےٰ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔ (آئینہ کمالات ص۳۸۳)

یہ عاجز خدا تعالےٰ کیطرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی میں نبی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہوتا ہے۔ (توضیح المرام ص۱۸)

اِس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا نبوت تامہ نہیں ہَے۔ وہ صرف ایک جزوی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اِسم سے موسوم ہَے۔ (توضیح المرام ص۱۹)

محدثیت کا انکار

اگر غیب کی خبریں پانیوالا نبی کا نام نہیں رکھتا تو بتاؤ کس نام سے اِسے پکارا جائے اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنی کسی لغت میں اظہار غیب کے نہیں ہَیں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء)

نبوّت کا انکار میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (آسمانی فیصلہ صس)

آنحضرت کے خاتم النبین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے اور کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پُرانا (نشان آسمانی صـ۲۸)

میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے اِن سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں (اشتہار مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

خاتم الانبیاء کی عظمت دکھانے کے لئے اگر کوئی نبی آتا تو خاتم الانبیاء کی شانِ عظیم میں رخنہ پڑتا۔ (ازالہ اوہام صـ۶۲۹)

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے۔ کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ (الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۳ء)

دعوے نبوت میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۶۸)

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں۔ اسوقت تک جو دنیا سے گذر جاؤں (آخری خط مندرجہ اخبار عام - ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا - (دافع البلا ص۱۳)

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ (تجلیات الٰہیہ ص۲۵)

امت محمدیہ میں دیگر نبی

پس اس طرح بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ (الوصیت ص۱۰)

امت محمدیہ میں فرد واحد نبی ہونے کا دعوےٰ

جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

صاحب شریعت ہونیکا انکار

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

مذکورہ حدیث بتا رہی ہے۔ کہ نبوت تام جو وحی تشریعی والی ہوتی ہے۔ بند ہو چکی ہے۔ (توضیح المرام ص۱۹)

جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر کہ ان معنوں سے میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کیطرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کہہ کر پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی و رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔
(ایک غلطی کا ازالہ)

صاحب شریعت ہونے کا دعوے

ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہ ہی صاحب شریعت ہوگا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا۔ تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶-۷)

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیاء ہیں۔ اور

قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔ تاہم خدا نے اپنے نفس پر حرام نہیں کیا
کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعے سے یہ احکام صادر کرے۔
ظاہر ہے کہ ایسا کرنا یہاں شریعت ہے جو مسیح موعود ہی کا کام ہے۔
(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷)

مرزا صاحب کا منکر کافر نہیں۔

ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰)
یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت و احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں۔ گو کہ وہ کیسے ہی جناب الہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰/۳۲۵)

مرزا صاحب کا منکر مسلمان نہیں

بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (المنہج المصلی جلد اول صفحہ ۳۰۸)
علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)
اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود

صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص۱۶۴)

مرزا صاحب کا منکر کافر ہے

کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اگر غور کیا جائے تو دونو قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۷۹)

جبرئیل کی آمد بعد آنحضرت منع ہے

اب جبرئیل کو بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص۵۰۰)

اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائیگا کہ تو قرآن پر عمل کر تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرئیل لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کے منافی ہے۔ (ازالہ اوہام ص۵۷۷)

مرزا صاحب پر نزول جبرئیل

جاءنی آئل واختار۔ میرے پاس آئل آیا۔ اور اس نے مجھے چن لیا۔ اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار

رجوع کرتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۳ وحاشیہ)

کذبات

ذیل میں ہم مرزا صاحب کے چند جھوٹ درج کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر ہر اہل حق خیال کر سکتا ہے کہ جو شخص اس بے تکلفی سے جھوٹ بولتا ہو اور افترا کرتا ہو کیا وہ اس قابل ہے کہ اسے صالح مسلمان سمجھا جائے چہ جائیکہ اسے ایک برگزیدہ رسول تسلیم کیا جاوے:۔

(نمبر۱) ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا۔ تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا وہ اس کو کافر قرار دینگے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دئے جائینگے اور ان کی سخت توہین کی جائیگی۔ دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائیگا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھ سے پوری کی۔

(اربعین نمبر۳ صـ۲۰)

مرزا صاحب کا یہ بیان بالکل غلط ہے۔ قرآن و حدیث میں کہیں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے خلاف حدیثوں میں یہ آیا ہے کہ امام مہدی و مسیح جب آئینگے تو مسلمانوں کے دلوں میں ان کی محبت اس قدر ہوگی۔ کہ ہر وقت ان کا ذکر کرینگے اور بلا ان کی خواہش کے بیعت اُن سے کرنا چاہینگے اور کرینگے۔

(البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان ملاحظہ ہو)

(نمبر ۲) جیسا کہ مجدّد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہینگے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۰)

مجدّد صاحب نے اپنے مکتوبات میں کہیں بھی ایسا نہیں لکھا اور یہ ان پر مرزا صاحب کا افترا ہے۔

(نمبر ۳) مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علیگڈھی نے لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کے سامنے مر جائیگا۔ (اربعین نمبر ۳ ص۹)

یہ مرزا صاحب کا صریح کذب ہے ان دونو حضرات نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔

(نمبر ۴) قادیانی اخبار البدر مورخہ ۱۹ ردسمبر ۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب فرماتے ہیں، کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔

دیکھئے یہ کیسا بے تکا جھوٹ ہے کوئی معتبر روایت اس مضمون کی نہیں۔

(نمبر ۵) ۱۲ راگست ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے اشتہار دیا تھا۔ جس کی سرخی تھی "عام مریدوں کے لئے ہدایت" اس میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب

کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلا توقف
اس شہر کو چھوڑ دیں۔

یہ قول بھی آنحضرت پر افترا ہے۔ اس افترا کی ضرورت مرزا
صاحب کو یوں پیش آئی کہ قادیان میں جب طاعون آیا تو مرزا
صاحب باہر بھاگ گئے اِس لئے اس بھاگنے کو حضور علیہ السلام
کا حکم ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔

(نمبر ۶) شہادت القرآن صفحہ ۴۰ پر مرزا صاحب فرماتے ہیں "اگرچہ حدیث
کے بیان پر اعتبار ہے۔ تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے
جو وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح
بخاری کی حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفہ کی نسبت
خبر دی گئی ہے۔ خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا
ہے۔ کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئیگی کہ ھذا خلیفة
الله المهدی۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے
کہ جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ میں ہے۔"

اس مضمون کو بخاری کی روایت بتانا کس قدر راست بازی اور دیانت
داری کے خلاف ہے۔ بخاری میں ایسی کوئی حدیث نہیں۔ مگر مرزا صاحب
ہیں کہ زبردستی اس کے سر تھوپ رہے ہیں۔
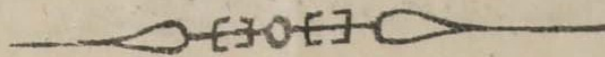
دعوے فضیلت

حضرت امام حسین پر فضیلت

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء ص ۱۳)

حضرت ابوبکر صدیق پر فضیلت

میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔
(اشتہار معیار الاخیار ص ۱۱)

تمام اولیا ابدال وغیرہ پر فضیلت

جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانیکے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

حضرت عیسیٰؑ پر فضیلت

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس کا نام غلام احمد رکھا (دافع البلاء ص ۱۳)
مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز

نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸)

اور جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخر زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے لپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

دیگر انبیاء پر فضیلت

اور خدا تعالے نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعوے ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثنائے ہمارے نبی صلعم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۹)

اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشگوئیاں تھیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور

پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔
(نزول مسیح صفحہ ۸۲)

رسول اللہ پر فضیلت

له خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرق اتنکر۔

ترجمہ۔ اس کے لئے چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کریگا؟ لیکن پھر بھی دو نام دونبیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ یعنی مہدی کا نام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور مسیح یعنی موید بروح القدس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ بھی لکھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونو صفتیں اکٹھا ہو جائنگی۔
(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۳)

سب انبیاء پر فضیلت

تمام دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

اِنَّ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ۔ یعنی میرا قدم اس منارے پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہیں
(خطبۂ الہامیہ صفحہ ۳۵)

لولاک لما خلقت الافلاک (استفتاء صفحہ ۸۵) مطلب اس الہام کا یہ ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا تیری ہی وجہ سے تمام عالم کو آراستہ کیا۔

ف ۱ اس میں رسول اللہ کے معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے ۱۲

مظہر خدا ہونا

جیسا کہ دانیال نبی نے بھی لکھا ہے کہ میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔
اور خدا اس وقت وہ نشان دکھلائیگا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئیگا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ یوم یاتی ربک ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللّٰہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ۔ یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا۔ اور اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۴)

الہامات

مرزا صاحب اپنے الہامات کی نسبت فرماتے ہیں۔
مجھ پر خدا تعالیٰ کیطرف سے کھولا گیا ہے کہ میرا ہر ایک الہام صحیح اور خالص ہے شریعت کے موافق ہے میرے کسی الہام میں نہ کوئی شک ہے اور نہ کچھ ملاوٹ ہے اور نہ کوئی شبہ ہے (آئینہ کمالات اسلام ص۲)
پھر کہتے ہیں "اور میں جانتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کی وہ کذب اور الحاد اور زندقہ ہے" (حمامۃ البشریٰ ص۷۹)
اب مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل الہامات کو دیکھئے کہ وہ کہاں تک شریعت کے موافق ہیں اور آپ کا یہ دعوےٰ کہ میرا ہر الہام صحیح اور خالص اور شریعت کے مطابق ہے کہاں تک درست اور واقعات پر مبنی ہے۔
(۱) یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی (ترجمہ) اے احمد تیرا نام پورا ہو جائیگا۔ میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ (اربعین نمبر۲ ص۶)

(۲) یحمدک اللّٰہ من عرشہ ویمشی الیک (ترجمہ) خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف آتا ہے۔ (انجام آتھم ص۵۵)

(۳) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں اسی حال میں مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بناویں یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بناویں۔ پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے جن میں کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان میں جدائی کر دی اور جو ترتیب درست تھی اس کے موافق ان کو مرتب کر دیا اور میں اس وقت اپنے آپ کو ایسا پاتا تھا۔ گویا مَیں ایسا کرنے پر قادر ہوں اور پھر میں نے ورلا آسمان بنایا اور مَیں نے کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح یعنی ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناویں گے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴ و ص۵۶۵)

حضرت عیسیٰؑ کی توہین

آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے وجود سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا

ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صہ ۶، ۷)

پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم صہ ۹)

خدا ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا۔ (دافع البلاء صہ ۱۵)

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ زمین پر آئے تھے تو اس سے نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے دوبارہ آکر وہ کیا بنائینگے کہ لوگ اُن کے آنے کے خواہشمند ہیں۔ (البدر ۱۷۔ مئی ۱۹۰۷ء)

یسوع صاحب کے حواری لالچی اور کم عقل تھے۔ جیسی ان کی عقلیں اور ہمتیں تھیں ایسے ان کو ہدایت بھی اور یسوع بھی مل گیا۔ (فتح المسیح صہ ۲۴)

آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اور اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکت جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیتے تھے۔ یہ یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم صہ ۵)

حضرت عیسیٰؑ کے معجزات سے انکار

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ لیکن حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر

کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور بیمار کا علاج کیا ہو۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ و ۷)

حضرت عیسیٰؑ کے معجزات مسمریزم تھے

اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہر حال مسیح کی یہ ترپی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور مصلحت خاص کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام جلد اول حاشیہ ص۱۳۷)

حضرت عیسیٰؑ دنیا سے ناکامیاب گئے

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعے سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کو کامل طور پر دلوں پر قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ (ازالہ اوہام جلد اول ص۱۳۶)

مرزا صاحب عالم الغیب تھے

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو۔ یعنی غیب کے خزانوں کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اللہ کے سوا اور کسی کو علم غیب نہیں پھر فرمایا کہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب۔ یعنی اے رسول کہدے کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ مجھے غیب کا علم ہے۔

خدا کہے کہ میرے سوا کسی کو علم غیب نہیں رسول کریم کہیں کہ میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔ مگر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ انہیں علم غیب پر پورا پورا قابو ہے اور اللہ تعالیٰ نے گذشتہ اور آئندہ کے واقعات سب انہیں بتا رکھے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

(۱) علم غیب پر مجھے اس طرح قابو* حاصل ہے جس طرح سوار کو گھوڑے پر ہوتا ہے۔ (ضرورت امام صفحہ ۱۳)

(۲) اندریں حال وحی کرد لبوئے من پروردگار آنچہ کرد در ساعت ندائے اور البیک گویاں برخاستم پس اومرا خبر داد آنچہ شدہ خواہد شد۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۶)

---

* مرزا صاحب کی تکذیب کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ زبانِ غلط اور خلافِ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ بجائے قابو کے عبور ہونا چاہیئے اور "گھوڑے پر" اور "ہوتا ہے" کے درمیان لفظ "قابو" آنا چاہیئے۔ ۱۲

اپنی وحی کو قرآن کے برابر سمجھنا

مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسے توریت و انجیل و قرآن پر تو کیا انہیں مجھ سے توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔
(اربعین نمبر ۴ صا۱۹)

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں (حقیقۃ الوحی ص۲۱۱)

ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے دعوے کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوئی۔ (اعجاز احمدی ص۲۹)

جب مرزا صاحب اپنی وحی کو قرآن کے ہم پلہ سمجھتے ہیں تو کیا اب بھی ان کے صاحب شریعت نبی ہونے میں کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا انہیں مرزا صاحب کے مندرجہ بالا اقوال پر غور کرنا چاہیے۔

اپنی وحی اور تعلیم کو مدار نجات ٹھہرانا

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم اور بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کیلئے اسکو مدار نجات ٹھہرایا۔ (اربعین نمبر ۲ حاشیہ ص۶)

صاحب کتاب ہونیکا دعویٰ

اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہو۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

جہاد موقوف

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلجِهَادُ مَاضٍ اِلیٰ یَوْمِ القیامۃ ۔ یعنی جہاد قیامت تک جاری رہے گا ۔

دوسری حدیث ہے ۔ ذروۃ مسامہ الجہاد یعنی اسلام کی بلندی جہاد سے ہے ۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کُتب علیکم القتال یعنی جہاد تم پر فرض کیا گیا ہے ۔ مگر مرزا صاحب ہیں کہ جہاد کو آئندہ کے لئے بلکلی منسوخ فرماتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اپنے تئیں قرآن اور حدیث کا پیرو بھی بتاتے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں " جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے "۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا ۔ اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے ۔ پھر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں ۔ بوڑھوں اور عورتوں کا قتل حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا ۔ اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا ۔"

(اربعین نمبر ۴ صہ ۱۳)

جہاد اب قطعاً حرام ہے عام طور پر لوگوں میں عقل و تہذیب اور شائستگی آگئی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اب مسلمان بھی جہاد کی تلوار توڑ کر کھیتی باڑی کے ہتھیار بنا لیں کیونکہ مسیح موعود آگیا اور اب تمام جنگوں کا خاتمہ* زمین پر ہو گیا ۔ (تحفہ گولڑیہ صہ ۱۲۸)

* مگر بدقسمتی سے مرزا صاحب کے دعوے نبوت کے بعد سب سے زیادہ لڑائیاں ہوئیں خصوصاً جنگ عظیم کی یاد تو ابھی لوگوں کے دلوں میں تازہ ہے ۔

کیا اب بھی مرزا صاحب غیر تشریعی نبی رہے اور انہوں نے شریعت اسلامی کو منسوخ نہیں کیا۔ اہل حق سوچیں اور جواب دیں۔

مسیح موعود کیوقت میں دینی وسیاسی غلبہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئیگا۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸)

کیا وہ دینی وسیاسی غلبہ ظہور میں آگیا۔ افسوس ہے مرزا صاحب کو اس دنیا سے رخصت ہوئے اٹھارہ برس ہوگئے مگر مسلمانوں کی وہی حالت ہے بلکہ آپ کی عنایت سے پہلے سے بھی بدتر ہے کیا مرزا صاحب اسی لئے دنیا دنیا میں تشریف لائے تھے ۔ فھل من مدکر +

مرزا صاحب کی روحانیت

حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے وہ طاقت بخشی ہوئی تھی کہ اگر اندھے یا کوڑھی کو ہاتھ لگا دیتے تھے تو وہ تندرست ہوجاتا تھا چنانچہ قرآن شریف میں اس کی تصدیق موجود ہے۔ مگر مرزا صاحب کی روحانیت کا یہ عالم ہے کہ جب قادیان میں طاعون پڑا تو آپ شہر سے باہر بھاگے اور طاعون سے اسقدر خائف ہوئے کہ طاعونی مردے کے پاس بھی نہ پھٹکتے تھے بلکہ اپنے مریدوں کو یوں حکم دیا کہ "طاعونی مردے کو غسل دینے کیضرورت نہیں اور طاعونی مردے سے ایک سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہوکر جنازہ پڑھو (الحکم - ۱۰ر اپریل ۱۹۰۷ء) کیا جنہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہوتا ہے اور اپنے تئیں خدا کا فرستادہ سمجھتے ہیں وہ ایسا ہی موت سے ڈراتے ہیں بلکہ آپ کو تو طاعونی مریضوں کو اچھا کرنا چاہیئے تھا تاکہ معلوم

ہو جاتا کہ آپ واقعی مسیح موعود تھے آپ کی تعلّیاں دیکھو کہ اپنے تئیں حضرت عیسیٰ سے تمام شان میں افضل قرار دیتے ہیں مگر جہاں روحانیت دکھلانے کا وقت آیا۔ تو آپ معمولی مسلمانوں کی سی ایمانی قوت دکھانے سے بھی عاجز رہے

ایک اور واقعہ لے لیجیے سب مسلمان جانتے ہیں کہ جب کفار مکہ نے رسول اللہ سے آکر کہا تھا کہ اگر آپ ہمارے بتوں کی مذمت کرنی چھوڑ دیں تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنا لینگے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر تم میرے ایک ہاتھ میں سورج اور ایک میں چاند لا رکھو تب بھی میں کلمہ حق کے کہنے سے باز نہ آؤنگا یا تو خدا مجھے کامیاب کریگا یا اسی کے راستہ میں جان دیدونگا۔ مگر اس کے مقابلے میں جب مرزا صاحب کو ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے حکم دیا کہ وہ آئندہ کسی کے برخلاف الہام وغیرہ نہ شائع کیا کرینگے تو آپ نے فوراً اقرارنامہ لکھدیا جو حسب ذیل ہے:۔

میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہونگا جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی) ذلت اٹھائیگا۔ یا مورد عتاب الٰہی ہوگا (مورخہ ۲۴- فروری ۱۸۹۹ء)

اگر مرزا صاحب واقعی خدا کے مرسلین میں سے ہوتے تو وہاں صاف کہدیتے کہ وہ ایسا اقرارنامہ نہیں دے سکتے کیونکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور وہ اس میں محض مجبور ہیں جیسا کہ حضور پرنور آقائے نامدار نے کفار مکہ سے کہا تھا حالانکہ مرزا صاحب بھی اپنے تئیں رسول اللہ کا کامل بروز بتلاتے ہیں۔ مگر جو طریقہ انہوں نے وہاں اختیار کیا اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے الہامات خانہ ساز تھے جن پر ان کو پورا پورا اختیار تھا چاہے شائع کرتے یا نہ کرتے جس شخص کی روحانیت ایسی مردہ ہو گیا اسے کوئی ذی فہم اللہ کا برگزیدہ تسلیم کر سکتا ہے۔

خاتمہ

ہم نے کوشش کی تھی کہ اس رسالہ کو بہت ہی مختصر رکھا جائے لیکن پھر بھی یہ طویل ہوگیا۔ مگر کیا کیا جائے اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اگر توفیق نے مساعدت کی تو ہم آئندہ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر ایک ناقدانہ نظر ڈالیں گے۔ اور دنیا کو بتا دینگے کہ ان کی کوئی پیشگوئی بھی جسے انہوں نے اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا۔ پوری نہیں ہوئی۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

مولف